بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ فتح مکہ کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان نیز ایران-اسرائیل تنازعہ کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 جون 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چند جمعے پہلے فتح مکہ کے حوالے سے ابتدائی ذکر کیا تھا۔ آج اس حوالے سے مزید تفصیل بیان کروں گا۔

اس غزوے کے سبب کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ اس کا فوری سبب یہ ہوا کہ قریش نے اس معاہدہ کو توڑ دیا جو حدیبیہ میں ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو بڑے تکبرانہ انداز میں کہہ دیا کہ ہم معاہدہ ختم کرتے ہیں اور ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کریں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے مکے کا رخ کیا۔

ان کی عہد شکنی کی تفصیل یوں ہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی تو اُس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ قبائل عرب میں سے جو چاہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کرلے اور جو چاہے وہ قریش کے ساتھ معاہدہ کر لے۔ چنانچہ بنو بکر اور بنو خزاعہ، جو حرم کے ارد گرد آباد تھے، ان میں سے بنو خزاعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور ان کے حریف قبیلے بنو بکر نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور دونوں قبائل آپسی لڑائی سے محفوظ ہو گئے۔ دورِ جاہلیت میں بنو خزاعہ اور بنو

بکر کی لڑائی تھی جس میں بنو بکر نے ایک خزاعی شخص کو قتل کیا اور بنو خزاعہ نے بنو بکر کے تین آدمی حدود حرم میں قتل کیے تھے۔ بنو بکر اور بنو خزاعہ اسی حالت میں تھے، یعنی اُن کی آپس میں لڑائیاں چل رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تو لوگ اسلام کے بارے میں مصروف ہو گئے۔ نئی چیز اُن کے سامنے آ گئی اس بارے میں باتیں ہونے لگیں اور ایک دوسرے سے رُک گئے مگر وہ دلوں میں غیظ و غضب چھپائے ہوئے تھے۔

جب شعبان ۸ ہجری کا مہینہ آیا اور صلح حدیبیہ کو بائیس ماہ گزر چکے تھے تو بنو بکر کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہجو کی یعنی توہین آمیز شعر کہے۔ بنو خزاعہ کے ایک نوجوان نے اُس کو گاتے سنا تو اُس نے اُس شخص کو مارا اور اُس کا سر پھاڑ دیا۔ اس واقعے پر دونوں قبیلوں میں جھگڑا ہو گیا، جبکہ پہلے سے ہی قبائلی دشمنی چلی آ رہی تھی۔ بکر کے جس شخص نے یہ توہین آمیز شعر لکھے تھے وہ بنو بکر کے ایک خاندان بنو نفاثہ کا فرد تھا، جب اس شاعر کو بنی خزاعہ کے ایک نوجوان نے زخمی کر دیا تو بنو بکر میں سے بنو نفاثہ نے قریش سے بنو خزاعہ کے خلاف افراد اور اسلحے کی مدد کی درخواست کی۔

قریش نے سوائے ابو سفیان کے اُن کی مدد کرنے کی حامی بھر لی۔ اس نے نہ یہ مشورہ دیا تھا اور نہ اُسے اس کا علم تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کے ساتھ مشورہ کیا گیا تھا مگر اُس نے لڑائی کا انکار کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود قریش نے اسلحے، گھوڑوں اور آدمیوں کے ساتھ اُن کی مدد کی۔ ان سب نے رازداری کے ساتھ حملہ کیا تا کہ بنو خزاعہ اپنا دفاع نہ کر سکیں۔ بنو خزاعہ معاہدے کی وجہ سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھ رہے تھے اور غافل تھے۔ قریش، بنو بکر اور بنو نفاثہ نے وَتیر کے مقام پر ملنے کا وعدہ کیا۔ یہ مکہ مکرمہ کا نشیبی علاقہ تھا۔ بنو خزاعہ کے گھر اسی جگہ تھے۔ یہ لوگ جو مخالفین تھے وہ مقررہ وقت پر وہاں ملے۔ قریش کے رؤساء نے بھیس بدلے ہوئے تھے اور نقاب اوڑھ رکھے تھے۔

حضرت مصلح موعود نے بھی تاریخی لحاظ سے اس کو بیان فرمایا ہے۔ اس طرح لکھا ہے کہ مکہ والوں نے ابوسفیان کو مدینہ روانہ کیا تا کہ وہ کسی طرح مسلمانوں کو حملے سے باز رکھے۔ ابوسفیان نے مدینہ پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زور دینا شروع کیا کہ چونکہ صلح حدیبیہ کے وقت وہ موجود نہ تھا اس لئے نئے سرے سے معاہدہ کیا جائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ جواب دینے سے راز ظاہر ہو جاتے تھے۔ ابوسفیان نے مایوسی کی حالت میں گھبرا کر مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کیا اے لوگو میں مکہ والوں کی طرف سے نئے سرے سے آپ لوگوں

کے لئے امن کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ بات سن کر مسلمان اس کی بیوقوفی پر ہنس پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوسفیان یہ بات تم یکطرفہ کہہ رہے ہو ہم نے کوئی ایسا معاہدہ تم سے نہیں کیا۔
بہرحال اسی واقعہ کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کیا ہے اپنے انداز میں وہ لکھتے ہیں کہ حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ ایک رات میری باری میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سو رہے تھے جب آپ تہجد کے لئے اٹھے تو آپ وضو فرماتے ہوئے بولے اور مجھے آواز آئی کہ آپ فرمارہے ہیں لبیک لبیک لبیک۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا نصرت نصرت نصرت۔ وہ کہتی ہیں جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ کیا کوئی آدمی آیا تھا جس سے آپ باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں میرے سامنے کشفی طور پر خزاعہ کا ایک وفد پیش ہوا اور وہ شور مچاتے چلے جارہے تھے کہ ہم محمد کو اس کے خدا کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ تیرے ساتھ اور تیرے باپ دادوں کے ساتھ ہم نے معاہدے کیے تھے اور ہم تیری مدد کرتے چلے آئے ہیں مگر قریش نے ہمارے ساتھ بدعہدی کی اور رات کے وقت ہم پر حملہ کر کے جبکہ ہم میں سے کوئی سجدے میں تھا اور کوئی رکوع میں ہم کو قتل کر دیا۔ اب ہم تیری مدد حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں۔ غرض میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ خزاعہ کا آدمی کھڑا ہے۔ جب کشفی طور پر وہ آدمی مجھے نظر آیا تو میں نے کہا لبیک لبیک لبیک۔ یعنی میں تمہاری مدد کے لئے حاضر ہوں تین دفعہ کہا۔ پھر میں نے کہا نصرت نصرت نصرت یعنی تمہاری مدد کی جائے گی یہ بھی تین دفعہ کہا۔ پھر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اسی دن صبح کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا خزاعہ کے ساتھ ایک خطرناک واقعہ پیش آیا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سمجھ لیا کہ خزاعہ کے ساتھ خطرناک واقعہ یہی ہو سکتا ہے کہ وہ مکہ کی سرحد پر ہیں اور مکہ والے جن کا بنو بکر کے ساتھ معاہدہ ہے وہ خزاعہ پر حملہ کر دیں۔ میں نے کہا یارسول اللہ کیا یہ ممکن ہے کہ اتنی قسموں کے بعد قریش معاہدہ توڑ دیں اور وہ خزاعہ پر حملہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت وہ اس معاہدہ کو توڑ رہے ہیں اور وہ حکمت یہی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حملے کی اجازت نہیں تھی اور معاہدہ ٹوٹنے سے اجازت مل گئی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ کیا اس کا نتیجہ اچھا نکلے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ نتیجہ اچھا ہی نکلے گا۔
یہ مزید تفصیل ہے انشاءاللہ آئندہ بھی چلے گی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ ایران اسرائیل تنازعے کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت دنیا کے عمومی حالات کے لیے بھی میں کہنا چاہتا ہوں، اکثر کہتا ہوں، دعائیں کرتے رہیں۔ جنگ کے پھیلنے کے امکانات بڑھتے چلے جارہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی تباہ کاری سے ہمیں محفوظ رکھے کیونکہ اب تو ایران پر اسرائیل نے حملہ کر دیا ہے اور یہ جنگ کی حالت خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔

یہ لوگ تو اب یہی چاہیں گے، اسرائیل کی حکومت، کہ ایک ایک کر کے تمام مسلمان ممالک کو نقصان پہنچائیں۔ لیکن مسلمان ملک سوئے ہوئے ہیں، اپنی ترقی اور اپنی دوسری ترجیحات جو ہیں، اُنہی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ان کو سمجھ نہیں آرہی کہ کیا ہونا ہے۔

مسلمانوں کے نہ تو عمل رہے ہیں نہ ان کی دعا کی طرف توجہ ہے اور پھر ایسی حالت میں پھر جو نقصان پہنچے گا اس کا یہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اس طرف توجہ کریں اور اپنی اکائی قائم کرنے کی کوشش کریں۔

یہ نہیں کہ یہ فلاں فرقہ ہے اور فلاں فرقہ ہے تو ہم اس کی مدد نہیں کر رہے۔ سب ملک خطرے میں ہیں کیونکہ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ ہو چکا ہے۔ کفار جو ہیں وہ سب ایک ملت واحدہ بن گئے ہیں اور اب مسلمانوں کو بھی امت واحدہ بننا پڑے گا تبھی ان کی بچت ہے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر معصوم کو، ہر مظلوم کو بڑے نقصان سے بچائے اور ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ
وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ
وَنَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ
یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔